پاکستان میں اقلیّتوں کی مذہبی آزادی

انتخاب و ترتیب : محمد اسلم رانا
ناشر : اسلامی مشن، سنت نگر۔ لاہور
قیمت : تیس روپے

۱۳ جون ۱۹۹۵ء کے روزنامہ "نوائے وقت" (لاہور) میں بی - بی - سی کے حوالے سے یہ خبر شائع ہوئی کہ حکومت پاکستان کی دعوت پر "اقوامِ متحدہ کے خصوصی ایلچی پاکستان آ رہے ہیں جہاں وہ اِس بات کا جائزہ لیں گے کہ حکومت مذہبی آزادی کے بین الاقوامی معیار پر عمل کر رہی ہے یا نہیں۔" حکومتِ پاکستان کی جانب سے اقوامِ متحدہ کے ایلچی کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دینے کا سبب کیا ہے؟ بی - بی - سی کے اندازے کے مطابق سبب "وہ خراب پبلسٹی ہو سکتی ہے جو اس سال دو عیسائیوں کو توہینِ رسالت کے الزام میں سزائے موت دینے سے [پاکستان کو] ملی تھی، اگرچہ بعد میں اُنہیں ایک اعلیٰ عدالت نے رہا کر دیا۔"

یہ خبر پڑھ کر جنابِ محمد اسلم رانا نے مسیحی رسائل و جرائد اور قومی اخبارات کے اقتباسات پر مبنی زیرِ نظر کتاب مرتّب کی۔ اِس کتاب میں اُنھوں نے بتایا ہے کہ مسیحی اقلیّت کو ہر لحاظ سے عزت و احترام اور مذہبی آزادی حاصل ہے۔ نئے نئے گرجا گھر تعمیر ہو رہے ہیں، کاہنوں کی تربیّت مسلسل جاری ہے اور وہ اپنے مذہبی فرائض پوری آزادی کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔ مسیحی تقریبات و اجتماعات پر کوئی پابندی نہیں، قومی ذرائع ابلاغ اُنہیں اہمیت دیتے ہیں، مسیحی سماجی، تعلیمی اور رفاہی ادارے رو بہ ترقی ہیں۔ شادی بیاہ کی تقریبات سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ مسیحی برادری کے سب ہی افراد غریب طبقے سے تعلق نہیں رکھتے، بلکہ اِس میں متوّسط اور کھاتے پیتے طبقے سے تعلق رکھنے والے بتدریج بڑھ رہے ہیں۔ مسیحی اقلیّتی برادری کی آزادی اپنی مذہبی رسوم کی ادائیگی اور تعلیم و تعلّم سے آگے بڑھ کر مملکتِ خداداد پاکستان میں نفاذِ شریعت کے لیے کسی بھی اقدام کی مخالفت تک پہنچ گئی ہے۔ اِس سلسلے میں جنابِ مرتّب نے دفعہ ۲۹۵ - بی اور ۲۹۵ - سی نیز شریعت بل پر مسیحی ردِ عمل نقل کیا ہے۔ کتاب سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں ہندو، سکھ اور پارسی اقلیّتیں آزادیٔ مذہب سے بہرہ مند اور مطمئن ہیں، اور احتجاجی سیاست سے اُن کا کوئی تعلق نہیں۔

وطنِ عزیز کی اقلیّتی سیاست سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے زیرِ نظر کتاب کا مطالعہ مفید ہوگا اور کوئی رائے قائم کرنے میں اِس سے یقیناً مدد ملے گی۔ کتاب میں متعدّد تصاویر شامل کی گئی ہیں، مگر اُن کی طباعت حد درجہ ناقص ہے۔ (ادارہ)